ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

اقبال اور قرآن

IQBAL AND QURAAN

۱۔ نثار علی
پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ اردو سرحد یونی ورسٹی پشاور
۲۔ڈاکٹر سید اشفاق حسین بخاری
سابق صدر شعبہ اردو قراقرم یونی ورسٹی گلگت
۳۔ڈاکٹر عمر قیاز خان قائل
ایسوسی ایٹ پروفیسر آف اردو جی سی ایم ایس بنوں

ABSTRACT:
All of Iqbal's words are based on Islamic teachings, which brings to mind that it is based on the rules and laws of the Holy Qur'an. In Iqbal's words, references to the Holy Qur'an are often found directly or indirectly. Whether it is a decree or other passages, Iqbal took them all from the Quran and made them the subject of his speech. Apart from these Islamic features, Allama also formulated two principles of Tawheed in the light of the Quran and at the same time strongly emphasized that If a Muslim neglects these basic attributes and duties, his end is nothing but humiliation and humiliation. Al-Mukhtasar Allama has called the knowledge of the Holy Qur'an and the Sharia and following it as well as following the Sunnah and teachings of Muhammad(SAW) as Islam. And this topic is the source of this article.

***Key Words**: Iqbal , Quraan , Islamic teachings , Islamic features , sunnah , Muhammad(SAW) , islam*

کلیدی الفاظ: اقبال، قرآن، اسلامی تعلیمات، اسلامی عقائد، سنت، محمد ﷺ، اسلام

اقبال کا تمام کلام تعلیمات اسلامی پر مبنی ہے ۔ جس سے یہ بات بداہتہً ذہن میں آتی ہے ۔ کہ اس کی اساس قرآن مجید کے احکام و قوانین پر قائم ہوئی ہے ۔ یا پھر سنت رسول ﷺ سے استناد واستشہاد کیا ہے ۔ اسی لئے انہوں نے اپنے بعض خطوط میں شکایت کی تھی کہ مجھے افسوس ہے کہ نئی نسل اسلامی تعلیمات اور روایت سے روز بروز دور ہوتی جارہی ہے۔ اور اس لئے میرے پیغام سے کماحقہ استفادہ نہیں کرسکتی۔

کلام مجید کے حوالے کلام اقبال میں بالواسطہ یا بلا واسطہ اس کثرت سے آئے ہیں کہ ان کے کلام کو "ہست قرآن در زبان مشرقی" کہنا بے جا نہ ہوگا تفصیلی تشریح و تفسیر کے لئے ضخیم کتاب کی ضرورت ہے ۔ میں کوشش کروں گا کہ اس مختصر مقالے میں اس موضوع کی ایک جھلک دکھا دوں شائقین ذاتی مطالعہ سے اپنے استفادہ اوراستفاضہ میں اضافہ کر سکتے ہیں ۔

وحی آلہی نے قرآن حکیم کے ذریعے سب سے پہلے ہم کو یہ نکتہ سمجھایا ہے کہ خدائے عز وجل ہرقسم کی صفات عالیہ، اوصاف کمالیہ اور محامد جلیلہ سے متصف ہے ۔اسکے بعد وحی محمدیہ نے اس حقیقت پر زور دیا ہے کہ انسان اس عالم خلق میں تمام مخلوقات سے اشرف ہے ۔ اور وہ اس دنیا میں خدا کی نیابت وخلافت کا فرض انجام دینے آیا ہے۔ **اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً** (میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) کا منشور اس کی خلافت الہی کا گواہ ہے۔ نیز وَ **لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ**(اور ہم نے بنی آدم کو عزت و اکرام عطا کیا) سے انسان کے جلال و عظمت ، اورو َ **عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا**(اس نے آدم کو تمام و کمال اسماء کا علم بخشا) سے اس کے علم کی وسعت اور قوت تسخیر کی شہادت بہم پہنچتی ہے۔ اقبال اس بات کا احساس یوں دلاتے ہیں۔

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کیلئے
(1)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

تہی زندگی سے نہیں یہ فضائی

یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا

ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

(2)

تسخیر کائنات کا فرمان ربانی کلام مجید کے اہم احکام میں سے ہے اور رب العزت نے بار بار اس کو دہرایا اور یاد دلایا ہے۔ اسی لئے اقبال بھی زور دار الفاظ میں انسان کو اس کا یہ منصب اور فرض یاد دلاتے ہیں۔

تری آگ اس خاکداں سے نہیں

جہاں تجھ سے ہے تو جہاں سے نہیں

بڑھے جا یہ کوہ گراں توڑ کر

طلسم زمان و مکاں توڑ کر

جہاں اور بھی ہے ابھی بے نمود

کہ خالی نہیں ہے ضمیر وجود

ہر اک منتظر تیری یلغار کا

تیری شوخی فکر و کردار کا

تو ہے فاتح عالم خوب وزشت

تجھے کیا بتاؤں تری سرنوشت

(3)

رسول کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس توحید کی تلقین فرمائی، وہ ان دو اصولوں پر قائم ہے۔

(1)ایک یہ کہ انسان تمام مخلوقات میں اشرف ہے، **لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ**اس لئے کسی مخلوق کے سامنے اس کا سر نہیں جھکنا چاہے اور

(2)دوسرا یہ کہ ہر قسم کی قوت، ہر قسم کی قدرت، اور تمام اوصاف کمالیہ صرف اس بزرگ و برتر حتی اللہ کے لیے ہیں۔ انسان کی پیشانی کو ہر چوکھٹ سے اٹھ کر صرف اسی کے آستانے پر جھکنا چاہئے۔

وہ ایک سجدہ جسے توگراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(4)

اگر مسلمان ان بنیادی فرائض سے غافل ہو جائے تو اس کا انجام زوال، پستی اور ذلت کے علاوہ کچھ نہیں

تا اشعار مصطفی ﷺ از دست رفت

قوم را رمز بقا از دست رفت

(5)

مثنوی اسرار ورموز میں اقبال نے ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ تاکہ اس اہم مسئلے کی بخوبی وضاحت ہو سکے۔اسی لئے اقبال کی رائے میں مردِ حق اور بندہ خدا کی شان یہ ہوتی ہے۔

برگ و ساز اوز قرآن عظیم

مرد در ویشے نہ گنجد در گلیم

(6)

اسی لئے اقبال مرد مومن کو اس کا سبق یاد دلاتے اور اسے فریضہ حیات کی طرف بلاتے ہیں کہتے ہیں۔

ہر کہ آیات خدا بیند حراست

اصل این حکمت زِ حکم اُنظر است

(7)

اقبال کی رائے میں قرآن حکیم اور شریعت بیضا کا علم اور اس کا اتباع نیز سنت محمدیہ اور اسوۂ حسنہ کی پیروی کا نام اسلام ہے۔ کہتے ہیں۔

علم حق غیر از شریعت ہیچ نیست

اصل سنت جز محبت ہیچ نیست

باتو گویم سّر اسلام است شرع

شرع آغاز است و انجام است شرع

مرے فکر فلک پیما کی پرواز

ادب پروردۂ روح الامیں ہے

فروغ عشق و سوز آرزو سے

سخن میرا تب و تاب آفریں ہے

مگر میرے سخن کی روشنی بھی

چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

گزر جا تو مری بزم سخن سے

رہ قرآں میں گام اولیں ہے

جو تو اس طرح قرآں تک پہنچ جائے

تو حاصل دولت دنیا و دیں ہے

محیط کائنات دل سے قرآں

نظر کی آخری منزل ہے قرآں

(8)

جاوید نامہ میں زیادہ وضاحت سے کہتے ہیں کہ مسلمان کسی غیر اللہ کا غلام نہیں ہو سکتا۔ مومن اور غداری و نفاق کرے ناممکن مگر افسوس مسلمانوں کی نماز میں لا الہ کا جذبہ باقی نہیں رہا۔ ان کے صلوۃ و قیام میں نور نہ رہا تو کچھ نہ رہا۔ پہلے مسلمان کا سہارا اور بھروسہ صرف خدا کی ذات پر ہوتا تھا۔ اب وہ تخت مال اور خوف موت میں مبتلا رہتا ہے۔ جہاد اور حج جیسے فرائض سے وہ غافل ہو گیا۔ تو نماز روزے کی روح بھی جاتی رہی۔ اور صلوۃ و صیام سے روح جاتی رہی تو افراد بھی ناپختہ و بیکار ہو گئے۔ اور ملت میں بھی نظم و ضبط نہ رہا۔ ان سب باتوں کا اصل سبب یہ ہے کہ سینوں میں قران حکیم کی گرمی اور سوز باقی نہیں رہا ایسے مسلمان کس کام کے ؟۔ قرآن کے نام لیوا اور بغیر طلب اور جستجو کے ذوق کے ہوں۔ اس سے زیادہ عجیب بات کیا ہو سکتی ہے۔

صاحب قرآن و بے ذوق قلب؟

العجب! ثم العجب! ثم العجب!

(9)

اقبال کی رائے میں قرآن حکیم کے اتباع سے ملت کو سیرت و کردار میسر آتا ہے۔ آشوب حیات سے نبرد آزما ہونے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور قوت عمل کو مہمیز ہوتی ہے۔ مشیت الہی نے حیات انسانی کے لئے جو نسخہ تجویز فرمایا یہی ہے۔ اسی لئے یہ مطابق فطرت ہے۔ اور انسان کو ضعف سے قوت تک اور پستی سے بلندی پر پہنچانے کا ضامن ہے۔ فرماتے ہیں۔

ہست دیں مصطفی ﷺ دین حیات

شرع او تفسیر آئین حیات

(10)

قرآن مجید میں صاف فرمادیا گیا ہے۔(**ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ**)(یہ کتاب وہ ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں، نیز فرمایا ہے لاتبدیل لکلمات اللہ (خداوندی کلمات میں کوئی تبدیلی جگہ نہیں پا سکتی) نیز ارشاد ہوا ولن تجد لسنة الله تبديلاه (خدا کی سنت میں تم ہرگز کوئی بدل سدل نہیں پاؤ گے)۔ اسی طرح قرآن حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو بنی نوع آدم کے لئے رحمت بنایا۔ اور اس علم ہی کے واسطے نہیں، تمام عوالم کے لئے حضور کی ذات گرامی کو رحمت قرار دیا۔ اور فرمایا۔ وما أرسلناك الا رحمة للعالمين (ہم نے آپ کو تمام عوالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے) اقبال نے صاف الفاظ میں کہا ہے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن

نسیت ممکن جز بقرآن زیستن

(11)

اس مضمون کو اور زیادہ شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں چونکہ خدائی احکام اور الٰہی آئین درج ہے۔ اس لئے وہ آخری اور دائمی آئین اور ابدی ضابطہ حیات ہے، جو انسان کے حقوق کا احترام اور تحفظ کرتا ہے۔ اور اس کے ارتقاو نجات کا ضامن ہے۔

آن کتاب زندہ قرآن حکیم

حکمت او لا یزال است و قدیم

(12)

قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ جگہ جگہ عمل کرنے کی تلقین آئی ہے۔ ایمان و عمل کے ساتھ علم و حکمت کا حصول بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے خیر کثر فرمایا ہے قصہ آدم میں صاف ارشاد ہوا ہے و علم ادم الاسماکلھا (اور اللہ نے آدم کو تمام اسماء سکھادے) اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین فرمائی گئی کہ آپ خدا سے ازدیاد علم کی دعا فرماتے رہا کیجئے۔ وقل رب زدنی علما چنانچہ تحصیل علم، جہد للبقا سعی پیہم اور سخت کوشی ہمارے لئے جس طرح فرائض انسانیت میں شامل ہیں، اسی طرح ہمارا دین اور ملی فرضیہ بھی ہیں۔ اقبال کہتے ہیں

زندگی جہد است و استحقاق نیست

جز بعلم انفس و آفاق نیست

گفت حکمت راخدا خیر کثیر

ہر کجا ایں خیر را یابی بگیر

سید کل ﷺ صاحب ام الکتاب ﷺ

پردگی ہا برضمیر ش بے حجاب

(13)

علامہ اقبال اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دور حاضر میں جدید علم کلام اور اس کے لئے مجتہدانہ بصیرت کی ضرورت ہے۔ اپنے خطبات میں ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی فلسفیانہ روایات کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ اور انسانی افکار کے جدید پہلوؤں سے بھی ثبوت مہیا کیا جائے۔ قدیم وجدید کے اس امتزاج سے فکر اسلامی ایک نئی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اور موجودہ زمانہ اس کے لئے بہت موزوں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ فکر انسانی کے ارتقا پر نظر رکھیں۔ اور آزاد تنقید کا اسلوب قائم کریں" مگر افسوس!

نہ اٹھا پھر کوئی رومیؒ عجم کے لالہ زاروں سے

وہی آب و گِل ایراں وہی تبریز ہے ساقی!

(14)

اس خامی کا اصل سبب موجودہ تعلیم ہے۔ مغرب کے لائے ہوئے نظام تعلیم نے ہمیں صراط مستقیم سے بہت دور کر دیا ہے۔ اب سے ساٹھ سال پہلے علامہ اقبال نے اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

"مجھے رہ رہ کر یہ رنجدہ تجربہ ہوا ہے کہ مسلمان طالب علم جو اپنی قوم کے عمرانی، اخلاقی اور سیاسی تصورات سے نابلد ہے، روحانی طور پر منزلہ ایک بے جان لاش کے ہے۔ اور اگر موجودہ صورت حال میں سال تک اور قائم رہی تو وہ اسلامی روح جو قدیم اسلامی تہذیب کے چند علم برداروں کے فرسودہ قالب میں ابھی تک زندہ ہے۔ ہماری جماعت کے جسم سے بالکل ہی نکل جائے گی۔ وہ لوگ جنہوں نے تعلیم کا اصل الاصول قائم کیا تھا کہ ہر مسلمان بچے کی تعلیم کا آغاز کلام مجید کی تعلیم سے ہونا چاہئے۔ وہ ہمارے مقابلہ میں قوم کی ماہیت و نوعیت سے بہت زیادہ واقف و باخبر تھے"

اسی بات کو نظم میں یوں کہا ہے:

وائے بردستور جمہور فرنگ
مردہ ترشد مردہ از صور فرنگ
گرچہ دار دشیوہ ہائے رنگ رنگ
من بجز عبرت نگیرم از فرنگ

(15)

اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں: "مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کے لئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تعلیم کا تمام تر غیر دینی ہو جانا اس کا باعث ہوا ہے۔

سورہ صفت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مکالمہ بیان ہوا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں یا بنی ان اری في المنام اني أذبحك فانظر ماذا تری (اے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ کہو اب تمہارا کیا خیال ہے) تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بے تامل تردد کے برجستہ جواب دیتے ہیں یا أبت افعل ما تؤمر ستجد ني انشاء الله من الصابرين (ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل فرمایئے۔ انشاءاللہ آپ مجھے صابر پائیں گے)۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اقبال نے کیسی بلاغت سے فرمایا ہے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ کتب کی کرامت تھی !
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

(16)

یہ ہوتا ہے روحانی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کا فیضان، تسلیم و رضا، اور صبر و شکر کا یہ شیوہ ماڈی اور لادینی تعلیم کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی ایثار و قربانی اور اخلاص و صداقت میں نور حیات ضو فگن ہوتا ہے اور اسی سے شمع زندگی روشن و درخشاں ہوتی ہے۔

مغربی فلسفہ روح کو مادہ سے بالاتر کوئی حیثیت نہیں دیا۔ فلسفہ مغرب کا خیال ہے کہ انسان سالمات ماڈی کے امتزاج کا نام ہے۔ اور روح بھی ماڈے ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ جو جسم کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے یہ لوگ پہ خیر و شر کے قائل ہیں۔ نہ آخرت و معاد کے۔ اسی لئے علامہ حضور رسالت مآب صلی علیہ وسلم سے "فقر صدیق" طلب کرتے ہیں۔ جو ان وساوس شیطانی سے نکالے اور روح میں تڑپ گداز اور سوز پیدا کرے۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بیکاری و عریانی و میخواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات !

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

وہ قوم کہ فیضان سماوی سے محروم
حد اس کے کمالات کی ہے برق وبخارات

(17)

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ قرآن کی رو سے "نیابت خداوندی کے استحقاق کیلئے ایمان کے ساتھ عمل اور علم وحکمت ضروری ہے۔ قرآن حکیم نے خیر کثیر کے علاوہ علم کی یہ صفت بھی بیان فرمائی ہے۔ ویرفع اللہ الذین امنوا والذین أوتوا العلم درجات (اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی انکے درجات کو بلند کرتا ہے گویا ترقی وفلاح کے اقانیم ثلاثہ ہیں۔ ایمان، عمل، علم، اقبال کہتے ہیں۔

ولایت ، پادشاہی علم اشیا کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں ، فقط اک نکتہ ایمان کی تفسیریں

(18)

راز ہے راز ہے ، تقدیر جہان تگ و تاز
جو ش کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز
صف جنگاہ میں مردان خدا کی تکبیر
جوش کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز

(19)

جہاں اگر چہ دگرگوں ہے قم باذن اللہ
وہی زمیں وہی گردوں ہے قم باذن اللہ
کیا نوائے انا الحق کو آتشین جس نے
تری رگوں میں وہی خوں ہے قم باذن اللہ

(20)

اقبال اشتراکیت کے اقتصادی تصورات کی بابت قطعی رائے رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ بالشویک خیالات رکھنا میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے مترادف ہے میں مسلمان ہوں میرا عقیدہ ہے کہ انسانی جماعتوں. کے اقتصادی امراض کا بہترین حل قرآن نے تجویز کیا ہے؟ نیز فرماتے ہیں۔

غریباں گم کردہ اند افلاک را
در شکم جویند جان پاک را
رنگ و بواز تن نگیرد جان پاک
جز بہ تن کارے ندارد اشتراک
دین آں پیغمبر حق ناشناس

بر مساوات شکم دارد اساس
تا اخوت را مقام اندر دل است
بیخ اودر دل نہ درآب و گل است

(21)

اشتراکیت کے اقتصادی نظام پر اقبال نے اپنے ایک مضمون میں جو روزنامہ زمیندار لاہور میں ۲۳ جون ۱۹۲۳ء کو شائع ہوا تھا جس کی چند سطریں میں نے ابھی آپ کو سنائیں، تفصیل سے بحث کی تھی۔ طویل اقتباس مفید مطلب ہو گا۔ فرمایا تھا:۔ میں سلمان ہوں۔ میر اعقیدہ ہے، اور یہ عقیدہ دلائل وبراہین پر مبنی ہے کہ اقتصادی امراض کا بہترین علاج قرآن نے تجویز کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کر سرمایہ داری کی قوت جب حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو دنیا کے لئے ایک قسم کی لعنت ہے لیکن دنیا کو اس کے مضر نتائج سے نجات دلانے کا یہ طریقہ نہیں کہ معاشی نظام سے اس قوت کو خارج کر دیا جائے۔ جیسا کہ بالشویک تجویز کرتے ہیں۔ روسی بالشویزم یورپ کی عاقبت نااندیش اور خود غرض سرمایہ داری کے خلاف ایک زبردست رد عمل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مغرب کی سرمایہ داری اور روسی بالشویزم دونوں افراط و تفریط کا نتیجہ ہے۔ اعتدال کی راہ وہی ہے جو قرآن نے ہم کو بتائی ہے شریعت حقہ اسلامیہ کا مقصود یہ ہے کہ سرمایہ داری کی بنا پر ایک جماعت دوسری جماعت کو مغلوب نہ کر سکے۔ اور اس مدعا کے حصول کیلئے میرے عقیدے کی رو سے وہی راہ آسان اور قابل عمل ہے۔ جس کا انکشاف شارع علیہ السلام نے کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے، کہ مسلمانوں نے اسلام کے اقتصادی پہلو کا مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ ان کو معلوم ہو تا کہ اس خاص اعتبار سے اسلام کتنی بڑی نعمت ہے۔. اس اسلامی مساوات کا حصول بغیر ایک ایسے معاشی نظام کے ممکن نہیں، جس کا مقصود سرمایہ کی قوت. کو مناسب حدود کے اندر رکھ کر مذکورہ بالا مساوات کی تخلیق و تولید ہو۔ ہندوستان اور دیگر ممالک کے مسلمان جو یورپ کی پولیٹیـ یل اکانومی بڑھ کر فورا متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن کی اقتصادی تعلیم پر غائر نظر ڈالیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی تمام مشکلات کا حل اس کتاب میں پائیں گے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردہ مسلمان!
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار
جو صرف قل العفو میں پوشیدہ ہے ابتک
اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

(22)

قرآن کا اقتصادی نظام کیا ہے؟ اسی کو جاننے کیلئے اقبال نے قرآن میں غوطہ زن ہونے کا تاکیدی مشورہ دیا ہے۔ تفصیلات تو بہت ہیں مگر مختصر یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نظام میں سرمایہ کے لئے پیغام موت، اور مسکینوں مجبوروں کے لئے نوید حیات ہے۔ ملکیت اور سرمایہ کاری کا مسئلہ نیز اخراجات اور مصارف کے لئے شرائط و حدود متعین کرنا، اسلامی اور قرآنی نظام کے اصل الاصول ہیں۔ قرآن حکیم کی صرف یہ دو آیات اپنے اندر جہاں معنی پوشیدہ رکھتی ہیں۔یسلونك ماذا ینفقون قل العفو (لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ ان سے کہ دیجئے کہ جو بھی تمہاری جائز ضروریات سے زائد ہے، اسے خرچ کرو) لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (خرچ کرنے سے غرض ہوتی ہے نیکی حاصل کرنا۔ لیکن تم لوگ ہر گز کوئی نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک کہ تم ان چیزوں کو خرچ نہ کرو جو تم کو دل سے عزیز ہیں)۔ رب العزت نے اسی طرح ضروری وغیر ضروری اخراجات اور مصارف کے لئے موقع، مقام اور محل تفصیل سے متعین فرمادیے ہیں۔ ان تمام تفصیلات کی طرف علامہ نے شد و مد سے ملت اسلامیہ کو توجہ دلائی ہے فرماتے ہیں۔

چیست قرآن؟ خواجہ راپیغام مرگ
دستگیر بندہ بے ساز و برگ
ہیچ خیر از بندہ سرکش مجو
لن تنالو البرا حتی تنفقون
بندہ مومن امین ، حق مالک است
غیر حق ہر شے کہ بینی ہالک است

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

(24)

اقبال کہتے ہیں کہ تم نے نئے نئے دستور اور آئین وضع کر رکھے ہیں ان سے تو تقدیر حیات کے بھید کھلتے ہیں۔ نہ ان سے زندگی کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ قرآن ہی واحد چیز ہے جس میں انسان کے لئے کشودِ کار کا سامان فراہم ہے۔ اور جو دنیا اور دنیاوالوں کو ایسا ضابطہ حیات عطا فرماتا ہے، جس سے وہ فلاح ونجات اور مسرت وطمانیت کی صراط مستقیم پا سکتے ہیں۔

اقبال کے ایک قطعہ کا عنواں ہے" الارض للہ "ملکیت زمین کا مسئلہ موجودہ علم معیشت کا ایک نزاعی مسئلہ ہے اقبال اسے نزاعی نہیں سمجھتے بلکہ واضح طور پر اس کا حل کلام مجید میں پا لیتے ہیں۔ سورہ واقعہ میں ہے" أفرأيتم ماتحروثون ۔ ٲانتم تزرعونه ام نحن الزارعون ۔أفرأيتم الماءالذي تشربون ۔ٲانتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون،(کیا تم اپنی فصلوں پر غور کرتے ہو؟ ان کو تم نشوونما دیتے ہو یا ہم انہیں کھیتوں میں لہلہاتے ہیں؟ تم جو پانی پیتے ہو اس پر کبھی غور بھی کرتے ہو؟ بادلوں سے اس پانی کو برسانے والے تم ہو یا ہم ان بادلوں کو برساتے ہیں؟) اقبال کے الفاظ میں یہ بات سنیئے تشریح اور تفسیر کے ساتھ بیان کرتے اور ملکیت زمین کے مسئلہ کی بابت قول فیصل سناتے ہیں۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون ؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب
کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد ساز گار
خاک یہ کس کی ہے ، کس کا ہے یہ نور آفتاب
کس نے بھردی موتیوں سے خوشہ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب
دِہ خدایا! یہ زمین تیری نہیں تیری نہیں
تیرے آبا کی نہیں تیری میری نہیں

(25)

کیا خوب فرمایا ہے مفہوم کی جامعیت اور بلاغت تعریف وتحسین سے بالاتر ہے۔

باطن الارض اللہ ظاہر است
ہر کہ ایں ظاہری نہ بیند کا فراست

(26)

اسی طرح روے زمین پر حاکمیت اعلی کا مسئلہ ہے۔ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر واضح الفاظ میں اس کا حل موجود ہے۔ ایک جگہ آیا ہے۔ان الحکـــــم الا للہ (حاکمیت اعلیٰ صرف خدا کے لئے ہے)۔ اقبال حقیقت اور صداقت کو اسی کلیہ میں مضمر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں

سروری زیبا فقط اس ذات ہے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بتان آذری

(27)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

کلام مجید میں صاف صاف فرمایا گیاہے کہ ان الارض یرثھا عبادي الصالحون (زمین کی وراثت صرف ہمارے نیک بندوں کو ملی گی) نیز ارشاد ہے وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین.(اگر تم مسلمان ہو توتمہی کو بلندی حاصل ہوگی)۔اس سے بھی زیادہ واضح الفاظ ہیں۔ وعد الله الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات یستخلفنھم في الأرض کما استخلف الذین من قبلھم (تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔اُن سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انھی کو زمین میں خلافت الٰہی دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو دی گئی۔اقبال اسی بات کو یوں کہتے ہیں کہ

حق جہان را قسمت نیکان شمرد
جلوہ اش با دیدہ مومن سپرد

(28)

اور اسی لئے پیام دیتے ہیں کہ: کہ:

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائیگا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

(29)

ایک حدیث ایسی میں آیا ہے:لو لاك لما خلقت الافلاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے ارشاد ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہم یہ کائنات پیدا ہی نہ کرتے۔اس حدیث قدسی کا منشا بھی حقیقت میں انہی آیات کی ایک گونہ تفسیر ہے۔اسی لئے اقبال کہتے ہیں۔

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

(30)

جہاں تمام ہے میراث مرد مومن کی
مرے کلام پہ حجت ہے نکتہ لولاک

(31)

قانون الٰہی ہے: وما کان ربك ھلك القری بظلم وأھلھامصلحون (ایسا نہیں ہو سکتا کہ تیرا پروردگار آبادیوں کو بلاوجہ تباہ کرے جبکہ ان کے باشندے نیکوکار ہوں)۔اسی طرح فرمایا ہے۔اولم یسیروا في الأرض فینظر کیف کان عاقبة الذین من قبلھم و وکانوا اشد منہ قوة (میں چل پھر کر نہیں دیکھتے،جو ان کو اپنے پیش رو لوگوں کا انجام نظر آئے۔حالانکہ وہ لوگ قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھے) نیز ارشاد ہے:فھل یھلك إلا القوم الفاسقون (ہلاکت انہی لوگوں کے لئے ہے جو فاسق اور بدکار ہوتے ہیں)۔

اقبال اپنے خطبات میں فرماتے ہیں:۔

"انسان کے لئے مقدر ہو چکا ہے کہ وہ اپنے گرد پیش کی کائنات کی گہری آرزووں میں شریک ہو۔ اور اس طرح خود اپنے مقدر کی اور کائنات کی تقدیر کی تشکیل کرے۔ کبھی وہ کائنات کی قوتوں سے اپنے تئیں مطابق بناتا ہے۔اور کبھی ان کو پوری قوت کے ساتھ اپنے مقاصد کے مطابق ڈھالتا ہے۔اس تدریجی تغیر کے عمل میں خدا خود اس کا شریک کار ہوتا ہے بشرطیکہ انسان کی طرف سے اقدام کیا گیا ہو: ان اللہ لایغیرو ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسم (اگر انسان کی طرف سے اقدام نہیں ہوتا اور وہ اپنے وجود کے قویٰ کو ترقی نہیں دیتا۔اگر وہ زندگی کے بڑھتے ہوئے دھارے کا در محسوس نہیں کرتا،تو اس کی روح پتھر بن جاتی ہے اور وہ مثل مردہ مادے کے ہو جاتا ہے"

اسی کلیہ کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر وسنان اول، طاؤس و رباب آخر

(32)

ترے صوفے ہیں افرنگی، ترے قالین ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی!

(33)

مصاف زندگی میں کامیاب ہونے کیلئے قرآن نے رسول کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے بعد صحابہ کرام کی زندگی کا نمونہ پیش کیا ہے جن کو اسی کردار بلند نے چشم زدن میں اس وقت کی ساری متمدن دنیا کی سرداری کا مستحق بنادیا تھا۔ قرآن سیرت صحابہ کی عکاسی ان الفاظ میں کرتا ہے۔والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کفار کے مقابلے میں بہت شدید مگر آپس میں بے حد نرم دل اور نرم خو ہیں)۔ اسی کی تفسیر اقبال اپنے لفظوں میں یوں کرتے ہیں۔اور مسلمان کے لئے کردار کا منصب العین قائم کرتے ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

(34)

اسی لئے اقبال مومن کی زندگی کا اصل الاصول یہ بتاتے ہیں۔

مصاف زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر
شبستان محبت میں حریر و پر نیاں ہو جا
گزر جا بن کے سیل تندرو کو ہ وبیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

(35)

مثنوی اسرار ورموز کے ایک باب کا عنوان ہے "در معنی ایں کہ مقصود رسالت محمدیہ ﷺ تشکیل وتاسیس حریت ومساوات واخوت بنی آدم است" اسی لئے امت مسلمہ کے لئے اقبال کہتے ہیں۔

زادنِ او مرگ دنیائے کہن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

مرگ آتش خانہ دیر و شمن

امتّے از ماسوا بیگانہ

برچراغ مصطفی ﷺ پروانہ

(36)

قرآن حکیم میں آیاہے: ما كان محمد ابا احد من رجالة ولكن رسول الله وخاتم النبيين (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن (اس سے بڑھ کر یہ) کہ وہ خدا کے رسول ہیں اور تمام پیغمبروں میں سے آخری پیغمبر ہیں) نیز فرمان الہی جاری ہوچکا کہ اليوم اكملت لكم دينكم واتمت عليكم نعمتي ورضيت لكم الأسلام دينا (میں نے آج تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر کام کر دی۔ اور تمہارے دین اسلام کو اپنی پسندیدگی کا تمغہ عطا کیا) ان احکام ربانی سے اقبال یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پھر آپ کی امت بھی آخری امت ہے۔ جب اسلام آخری دین ہے اور آپ آخری نبی ہیں یعنی وحی الہی کا سلسلہ منقطع ہوچکا۔ اور شرعت الہی مکمل ہوچکی تو اسلام کی علمبر دار امت محمد یہ ﷺ بھی ہمیشہ قائم ودائم رہی گی فرماتے ہیں

پس خدا برما شریعت ختم کرد

بررسول ﷺ تا رسالت ختم کرد

لا نبی بعدی زا احسان خداست

پردہ ناموس دین مصطفی ﷺ است

(37)

قرآن مجید میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ للعالمین کے لقب سے سرفراز کیا گیاہے۔ اور آپ کی رسالت کو واضح الفاظ میں كافــه للنــاس کے لئے بتایاہے۔ اسی لئے آپ کی امت ہمیشہ اس عَلَم کو سر بلند کئے رہی گی۔ اقبال نے اسرار رموز میں دوباب قائم کئے ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "در معنی ایں کہ یوں ملت محمد یہ مؤسّس بر توحید ورسالت است، پس نہایت مکانی ندارد" دوسرا باب ہے "در معنی ایں کہ ملت محمد یہ نہایت زمانی ھم ندارد کہ دوام این ملت شریفہ موعوداست" کہتے ہیں۔

حق تعالی پیکر ما آفرید

از رسالت در تن ما جاں دمید

از رسالت ہم نواگشتیم ما

ہم نفس ہم مدعا گشتیم ما

تانہ ایں وحدت زدست مار ود

ہستی ما با ابد ہمدم شود

(38)

قرآن حکیم میں آیاہے ولكـل امـت أجـل (ہرامت کے لئے ایک مدت مقرر ہے) مگر امت مسلمہ اس سے مستثنی ہے۔ اس لئے کہ دنیا کے لئے ایک بشیر ونذیر کی ضرورت ہے۔ اور یہ فرض اسی رسول کی امت ادا کرسکتی ہے جس کو بشیر ونذیر بنا کر بھی گیاہے۔

ملّتے ہی خواہد ایں دنیائے پیر

آنکہ باشد ہم بشیر وہم نذیر

(39)

اسی لئے اللہ تعالی خود فرماتے ہیں کہ نحن نزلنا الذکر وإنا لہ لحافظون ہم نے اپنے کلام کو نازل فرمایا۔ اور ہم خود اس کے محافظ ہیں) نیز ارشاد ہے: یریدون أن یطفوا نور اللہ بأفواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ،(معاندین چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو پھونکوں سے بجھادیں۔ مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہیگا۔ خواہ یہ کافر کتنا ہی اس بات کو ناپسند کرتے ہوں) اشعار میں یہی بات اقبال نے یوں کہی ہے۔

امت مسلم ز آیات خدا ست
اصلش از ہنگامہ قالو بلی است
از اجل ایں قوم بے پرواستے
استوار از نحن نزلنا ستے
تاخدا ان یطفو فرمودہ است
از فردن ایں چراغ اسودہ است

(40)

اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو امت وسط اور شاہداًعلی الناس کے الفاظ سے نوازا ہے۔ فرمایا ہے: وکذلك جعلناکم امة وستطالت التکونوشھدا علی الناس اس امت کی شان یہ ہے کہ کنتم خیر أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ والیوم الأخیر (تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ اور خدا پر اور آخرت پر ایمان لاتے ہو)۔ نیز ارشاد ہے: الذین ان مکنھم في الأرض اقاموا الصلوة واتوا الزکوة وأمروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (وہ لوگ جنہیں ہم زمین پر غلبہ عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں۔ اور زکوۃ دیں۔ اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں)۔ دیکھئے یہی احکام الہی اقبال کس طرح بیان کرتے ہیں:

می ندانی یہ ام الکتاب
امت عادل ترا آمد خطاب
آب و تاب چہرہ امام تو
در جہاں شاہد علی الاقوام تو

(41)

اسی لئے امت مسلمہ اور امت مرحومہ کا فرض اولین ہے کہ توحید و رسالت کا پیام عام کرے۔ اقوام عالم میں نیک دید کا امتیاز پیدا کرے اور اپنے کردار و عمل سے ان کو صراط مستقیم پر گامزن کرے۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے فقط اک مسئلہ علم الکلام
روشن اس ضو سے اگر ظلمت کردار نہو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلمان کا مقام

(42)

میں نے اے میر سپہ تیری سپہ دیکھی ہے
قل ہو اللہ کی شمشیر سے خالی ہے نیام
آہ اس راز سے واقعت ہے نہ ملا فقیہ
و حدت افکار کی بے وحدت کردار ہے خام

(43)

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح او مناجات
یہ مذہب مردان خود آگاہ و خدامست
یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

(44)

اسلام کا مستحکم اٹل اور ابدی ضابطہ حیات اور مسلمانوں کا قرآن مجید سے اعتصام اور احکام الہی کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالنا۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے طاغوتی طاقتیں اور ابلیسی لشکر لرزہ براندام رہتے ہیں۔ ابلیس اپنی مجلس شوری میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔

الحذ ر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر!
حافظ ناموسو زن ، مردآزماء ، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقان ، نے فقیر رہ نشیں
کرتاہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بنا تاہے امین
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں ، اللہ کی ہے یہ زمیں

(45)

اور اسی لیے ابلیس نے اپنے مشیروں سے تاکیدی الفاظ میں کہا تھا۔

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

(46)

ہے اگر مجھ کو خطرہ کوئی تو اس امت سے ہے

جس کی خاکستر میں اب تک ہو شرار آرزو

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آئے ہیں وہ

کر تے ہیں اشک سحر گاہی سے جو ظالم وضو

جانتا ہے جس پہ روشن باطن ایام ہے

مزدکیت فتنہ فرد انہیں ، اسلام ہے

(47)

لیکن مرد مومن اسلام کے ضابطہ حیات اور قرآن کے پیغام زندگی کا امین اور مبلغ ہو تا ہے۔اس لئے اقبال نے اس کی شان یہ بتائی ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتاہے حقیقت میں ہے قرآن
فطرت کا سرود ازلی اسکے ش و روز
آہنگ میں یکتا صفت سورۃ رحمان
قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان ، قیامت میں بھی میزان
(48)

ابلیسیت اسلام کے خلاف نبرد آزما ہے۔ اور طاغوتی طاقتیں مسلمان کو بھٹکانے کے درپے حق وباطل کی یہ معرکہ آرائی اور چراغ مصطفوی ﷺ کے مقابلہ میں شرار بولہبی کی شر انگیزی ہمیشہ سے ہے۔اسی لئے اقبال مایوس نہیں ہیں۔اس کا مداوا بتاتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں کہ :

عہد نور برق ہے آتش زن ہر خرمن ہے
ایمن اس سے کوئی صحرانہ کوئی گلشن ہے
اس نئی آگ کا اقوام ایندھن ہے
ملت ختم رسل ﷺ شعلہ بہ پیراہن ہے
آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا
(49)

حوالہ جات

1) مولاناغلام رسول مہر، مطالب کلام اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ پبلیشرز،لاہور،2000،ص615

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

2) ایضاً،ص638

3) مضمون،اقبال اور قرآن،مشمولہ،افکار،کراچی، 1945،ص110

4) ڈاکٹر علامہ محمد اقبال،کلیات اقبال،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،دہلی2014،ص499

5) مضمون،اقبال اور قرآن،مشمولہ،افکار،کراچی، 1945،ص111

6) ایضاً،ص112

7) ایضاً،ص112

8) ایضاً،ص113

9) ایضاً،ص114

10) ایضاً،ص114

11) ایضاً،ص115

12) ایضاً،ص115

13) ایضاً،ص117

14) مولانا غلام رسول مہر،مطالب کلام اقبال اردو،شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ پبلیشرز،لاہور،2000،ص539

15) مضمون،اقبال اور قرآن،مشمولہ،افکار،کراچی، 1945،ص120

16) مولانا غلام رسول مہر،مطالب کلام اقبال اردو،شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ پبلیشرز،لاہور،2000،ص544

17) ایضاً،ص721

18) ایضاً،ص459

19) ایضاً،ص809

20) ایضاً،ص943

21) مضمون،اقبال اور قرآن،مشمولہ،افکار،کراچی،1945،ص124

22) ایضاً،ص126

23) مولانا غلام رسول مہر،مطالب کلام اقبال اردو،شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ پبلیشرز،لاہور،2000،ص1036

24) مضمون،اقبال اور قرآن،مشمولہ،افکار،کراچی،1945،ص125

25) ایضاً،ص126

26) ایضاً،ص126

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

27) ایضاً، ص127

28) ایضاً، ص127

29) ایضاً، ص130

30) ایضاً، ص130

31) ایضاً، ص130

32) ایضاً، ص131

33) مولانا غلام رسول مہر، مطالب کلام اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پبلیشرز، لاہور، 2000، ص749

34) ایضاً، ص934

35) ایضاً، ص471

36) مضمون، اقبال اور قرآن، مشمولہ، افکار، کراچی، 1945، ص126

37) ایضاً، ص131

38) ایضاً، ص132

39) ایضاً، ص132

40) ایضاً، ص133

41) ایضاً، ص134

42) ایضاً، ص134

43) مولانا غلام رسول مہر، مطالب کلام اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پبلیشرز، لاہور، 2000، ص799

44) ایضاً، ص799

45) مضمون، اقبال اور قرآن، مشمولہ، افکار، کراچی، 1945، ص136

46) ایضاً، ص136

47) ایضاً، ص136

48) ایضاً، ص137

49) ایضاً، ص137